اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

شانِ مصطفیٰ قرآن میں ایک ایسا دل نشین خوبصورت باب ہے کہ

ؔ زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے تیرے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا

حضور علیہ السلام کے اوصاف قرآن سے میں سمجھتا ہوں جس کا ثناء خواں خود خدا ہو اس کے لیے کسی انسان کی زبان کی حاجت نہیں ہے ہم کتنی اچھی گفتگو کتنے اچھے انداز اختیار کر لیں جو قرآن میں اللہ نے اپنے نبی کے لیے عاہدے امتیاز اختیار عطا کیے ہیں وہ کسی طور بھی کسی عالم کسی مفتی کسی مفکر کیساتھ نہیں مل سکتے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ نے اپنے کلام میں جس طرح سے آپ کو عزت بخشی ہے اور جس طرح سے آپ کی عزت اور قدر کو انسانوں کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور یقیناً اللہ کامیاب رہا ہے یہ بیشمار قرآن سے پڑھ کر حضور کی محبت میں مبتلا ہوئے ہیں اور آقا دو جہاں ﷺ کا عشق ان کو قرآن سے ملا ہے۔ قرآن اگر میں یوں کہہ دوں کہ یہ سراپا نعت ہے تو یہ غلط نہیں ہے قرآن پہلے لفظ سے آخری تک حضور ﷺ کی نعت کا مہکتا ہوا گلشن ہے اس قدر خوبصورت انداز میں گفتگو کی ہے کہ انسان کی عقل و شعور بے بس ہو جاتی ہے یہ ایسا موضوع ہے جس کو شروع کرنا بھی مشکل بیان کرنا بھی مشکل کیونکہ کہاں اللہ کی محبت اور کہاں حضور علیہ السلام کہاں اللہ کا نبی سے پیار اور کہاں نبی کا درجہ لحاظہ مشکل ہے لیکن کوشش کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ حضور ہم آپ کے اس درجے تک تو نہیں جا سکتے لیکن ذکر کر کے اپنے دلوں کو ٹھنڈک پہنچا رہے ہیں یہی مقصد ہے ہم پورے ہفتے میں جو بھی تین چار دن باقی ہیں ہم آقا علیہ السلام کی ایسی خوبصورت باتیں پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے جو انشاء اللہ ساری زندگی کے لیے حضور ﷺ کا غلام بنا دیں گی آپ کا عشق نصیب ہوگا اور قرآن سے جس کو عشق رسول ہی نہیں ملا تو باقی کیا اس نے وہاں سے لینا ہے۔

ایک اللہ والے تھے انہوں نے قرآن پاک کو تفسیر سے ختم کیا اپنے کسی دوست سے ملنے کے لیے گئے تو اس کو خوشی سے خبر دی کہ کہ الحمد للہ مجھے توفیق مل گئی ہے اب میرا قرآن تفسیر کیساتھ مکمل ہو گیا ہے تفسیر مکمل ہو گئی ہے اور میں نے قرآن پڑھ لیا ہے وہ جو بزرگ تھے جو ان کے دوست تھے انہوں نے سوال کیا تو حضرت پھر آپ کو کیا ملا قرآن سے آپ نے تفسیر پڑھ لی ہے پھر کیا ملا ہے مجھے سادے الفاظ میں بیان کریں کہ آپ کو قرآن سے حاصل کیا ہوا ہے تو فرمایا کہ صرف دو چیزیں قرآن سے حاصل ہوئی ہیں۔

☆ اللہ وحد لا شریک ہے

☆ محمد جیسا کوئی دوسرا نہیں

بس یہ دو چیزوں پر پورا قرآن کھڑا ہے پورے قرآن کی بنیاد صرف یہ دو چیزیں ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور جیسا کوئی نہیں یہ عقیدہ ہے۔
حضور ﷺ کی محبت ہمارے دل میں پیدا ہو اور حضور کا عشق ہمارے دل میں پیدا ہو۔

ؔ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ؔ محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے اسی میں ہو خامی تو ہر شے نامکمل ہے

کوئی شے مکمل نہیں ہوگی اگر حضور سے محبت نہ ہو بزرگوں نے جملہ لکھ کر حسین موضوع کو دعوت دی ہے وہ بھی کوئی شخص ہے جس کو حضور سے پیار نہیں ہے وہ بھی کوئی بندہ ہے وہ بھی کوئی انسان ہے جس کو آقا ﷺ سے محبت نہیں ہے لحاظہ اس سے آگے کیا جایا جائے آقا علیہ السلام کی سیرت و صورت آپ کا نقشہ اس قدر خوبصورت اور اعلیٰ ہے کہ قرآن نے جگہ جگہ آپ کی محبت کے ذکر کیے ہیں ان میں سے ایک شروع کرتے ہیں۔ قرآن کی آیت کا ایک اپنا نور اور اعلیٰ اس کی کیفیت ہے۔

مومنین کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہی کافی ہے

آیت قرآنی

ترجمہ:

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار نہیں۔ اور جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم نہ مانیں وہ شرعی گمراہی میں ہے

آقا علیہ السلام کا اختیار درجہ ومقام اللہ نے بیان فرمایا ہے

کہ اگر اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم دے دیں کسی مومن مرد اور مومن عورت کا اختیار پھر باقی نہیں رہتا سارا اختیار اللہ اور اس کے رسول کا ہی ہوتا ہے اب اس میں واضح ہو گیا اللہ اور اس کے رسول کا حکم الگ تو نہیں ہوتا ایک ہی ہوتا ہے اللہ اور اس کا رسول ایک ہی حکم دیتے ہیں اس سے مراد حضور ہی ہوئے کیونکہ اللہ کا آج تک کسی نے سنا نہیں ہے نہ سن سکا اس کو نہ دیکھ سکا اس کو تو جو اللہ فرماتا ہے وہ حضور فرماتے ہیں جو اللہ بولتا ہے وہ حضور کہتے ہیں کلام اس کا ہے لیکن زبان حضور کی ہے تو یہ واضح ہو گیا اس کا مطلب کہ جو حضور کہیں گے وہ حرف آخر ہو گا اس پر کسی کا کوئی اختیار نہیں ہو گا کوئی مومن مرد اور عورت اب اختیار نہیں رکھے گا۔

اللہ نے یہاں تخصس کر دی

کسی مرد اور عورت کو اختیار نہیں ہے چاہے وہ مفتی ہے مفتی اعظم ہے وہ محدث اعظم ہے وہ مفاسیر قرآن ہے وہ ابد ہے وہ زاہد ہے وہ نیکوں کا امام ہے وہ غوث اعظم ہے وہ کوئی بھی ہے کسی کو کوئی اختیار نہیں ہے اگر کوئی ایسا نہیں کرے گا وہ بے اختیار ہے اگر کوئی کرے گا اللہ نے واضح کر دیا کہ وہ گمراہ ہے وہ راستے سے بھٹک گیا ہے وہ نیکی کا راستہ چھوڑ چکا ہے اس کا کوئی تعلق اسلام کیساتھ نہیں ہو گا وہ گمراہی میں چلا گیا ہے کیونکہ اس نے حضور کے اختیار کو چیلنج کر دیا ہے جو کہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ واضح آیت ہے۔

یاد رکھیے کہ حضور علیہ السلام کی اختیار کی صرف یہی آیت نہیں ہے اور بھی قرآن میں مختلف آیات میں اللہ نے اپنے نبی کے اختیار کو بیان کیا ہے۔ ایک جگہ یوں کہا جو تمہیں اللہ کا رسول عطا کرے وہ لے لو اور جس شے سے منع کرے اس سے رک جاؤ یہ بھی واضح آیت ہے کہ اللہ نے آقا علیہ السلام کو کھلا اختیار عطا فرمایا ہے۔

حضور علیہ السلام کی سیرت سے باتیں جن میں آقا علیہ السلام کے واضح اختیارات ہیں

یہ ایسا عقیدہ ہے میں سمجھتا ہوں اگر کوئی سہی اس عقیدے کو سمجھ جائے کہ حضور کتنے بااختیار ہیں تو اس کو اللہ سے بھی ٹوٹ کر محبت ہو جائے گی یہ اللہ سے محبت کا بہت بڑا ذریعہ ہے کہ آپ کو حضور علیہ السلام کے اختیارات کا پتہ چلے کیونکہ جب آپ حضور کے اختیارات جانے گئے تو دل میں یہ بات پیدا ہو گی کہ ان کا خدا کیسا ہو گا اگر اللہ کا رسول ایسا ہے تو اللہ کیسا ہو گا تو بعض اس پر آکر ان کی سوئی غلط سمت چلی جاتی ہے کہہ دیکھیں جی آپ اگر اختیار ان کو دے رہے ہیں تو پھر اللہ کے پاس کیا رہا او بھائی وہ اختیار انہوں نے ہی تو دیئے ہیں حضور کو اللہ نے ہی اختیار عطا کیے ہیں اور اللہ ہی دینے والا ہے تو پتہ چلا کہ یہ اختیارات جب حضور کے سمجھ آئیں گے تو اللہ کی محبت دل میں بڑھ جائیگی زیادہ ہو جائیگی کم نہیں ہو گی۔

آقا ﷺ کا معاملہ اختیار کے حوالے سے جس کے اوپر مفسرین کا بہت بڑا اتفاق ہے

خاص طور پر حضرت علامہ قاری پانی پتیؒ ملاح علی قاریؒ آپ دونوں نے اس پر بڑی تصرف فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں جو سب سے بڑا اختیار ہے حضور کا وہ ایک ایسی شے پر ہے جس پر کسی کو کبھی بھی کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔

مثلاً

اللہ والے دنیا میں آئے بہت سارے اختیارات تھے اللہ والوں کے پاس ان کی اختیارات حضور سے کسی نہ کسی جگہ میچ کر جاتے ہیں مل جاتے ہیں لیکن ایک شے ایسی ہے جس پر حضور کا اپنا اختیار بہت بڑا اور وسیع تھا اس کا اختیار کا معاملہ کسی اور کیساتھ نہیں ہے وہ ہے حضور کا موت پر اختیار

☆حضور کا موت پر اختیار

آقا علیہ السلام کا وصال کا وقت قریب آیا (ترمذی شریف کی احادیث)

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے ارشاد فرمایا:

اے اللہ کے رسول اللہ تعالی سلام فرماتا ہے اور مجھے آپ کی عیادت کے لیے بھیجا ہے آپ کی عیادت کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے میں حاضر ہوا ہوں آپ کی طبیعت کیسی ہے ارشاد کیا کہ بہتر ہے تو فرمایا جی حکم یہی تھا کہ آپ کی طبیعت پوچھی جائے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

اے جبرائیل بات پیچھے کچھ اور ہے وہ بتاؤ جو پیچھے بات ہے فرمایا حضور میری جرأت نہیں ہے جس کی ڈیوٹی ہے وہی بتائے گا یہ ارشاد فرما کر اجازت لے کر آپ تشریف لے گئے کچھ وقت کے بعد حضرت اسرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے سلام لی فرمایا حضور آپ کی طبیعت کیسی ہے فرمایا میں ٹھیک ہوں بات تیری بھی کچھ اور ہے تو وہ بات کر فرمایا حضور میری جو ڈیوٹی ہے میں اس کے لیے حاضر ہوا ہوں مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اگر نبی چاہے تو قبض کر لینا اور آ گر نہ چاہے تو نہ کرنا فرمایا

اسرائیل یہ بتاؤ کہ کیا تو ی کر لے گا کیا تیرے اندر اتنی ہمت ہے کیا تو کر سکتا ہے تو فرمایا حضور میرے رب نے اگر مجھے بھیجا ہے تو ہمت دے کر ہی بھیجا ہے اگر آپ اجازت دیں گے تو ڈیوٹی پوری ہو جائے گی ارشاد فرمایا پھر دیکھ لو سوچ لو کیا تو کر سکتا ہے آپ نے پھر فرمایا جی حضور مجھے رب نے اجازت دی ہے لیکن یہ بھی حکم دیا ہے کہ اگر حضور چاہے تو کرنا ورنہ نہ کرنا آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام جو ساتھ ہی تشریف لے آئے ان کو دیکھا تو حضرت جبرائیل نے بڑے محبت بڑے لہجے میں ارشاد فرمایا

حضور اللہ آپ سے ملنا چاہتا ہے

اشارہ دے دیا کہ اُدھر سے ملنے کی تمنا ہے اب مزید جدائی برداشت نہیں ہو رہی تو آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایا سرائیل جو تیری ڈیوٹی ہے پوری کر لے تو اللہ نے اپنے نبی کو موت پر اختیار عطا فرمایا اس سے پتہ چلا حضور علیہ السلام کا اپنا معاملہ اس حد تک بڑا ہے (اللہ)

اسی طرح نماز کے حوالے سے بھی اللہ نے آپ کو اعلی معاملہ دیا ہے جس کے اوپر با قاعدہ احادیث میں ذکر موجود ہے۔

☆نماز اللہ کا دیا ہوا فرض ہے نماز اللہ کو بڑی پیاری ہے لیکن ایک صحابی رسول سے آقا علیہ السلام کو کوئی کام پڑھا آپ نے اس کو بولانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا تو پتہ چلا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ آپ کو حضور یاد کرتے ہیں آقا علیہ السلام نے آپ کو بلایا ہے انہوں نے ارشاد فرمایا میں ضرور آؤں گا تھوڑی سی نماز رہ گئی میں مکمل کر لوں جب واپس گئے تو حضور کو علم ہوا تو آقا علیہ السلام نے قرآن پاک کی آیت سنائی کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا قرآن میں لکھا ہے

جب تمہیں نبی یا خدا بلائے تو حاضر ہو جایا کرو اسے چاہیے تھا توڑ دیتا نماز اور میری خدمت میں حاضر ہو جاتا تو نماز پر بھی آپ کو اختیار دیا گیا فرض نماز کو تھوڑ نے کیا اجازت ہے اگر آقا دو جہاں ﷺ بلائیں تو آپ نماز کو فاسق کر دیں گے توڑ دیں گے اس سے اختیار مصطفی ﷺ نماز پر قائم ہوا۔

☆پھر روزہ بڑی عظیم اللشان عبادت ہے

صحابی حاضر ہوا حضور کی خدمت میں ارشاد فرمایا حضور روزہ توڑ بیٹھا ہوں تو فرمایا ٹھیک ہے ساٹھ روزے رکھو قرآن کا حکم ہے فرمایا نہیں حضور ایک نہیں رکھ سکا ساٹھ کیسے رکھوں گا یہ تو ممکن نہیں ہے کہا ٹھیک ہے پھر آپ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں جو دوسرا حکم ہے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ میں تو خود مسکین آدمی ہوں میں تو خود غریب ہوں

ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلانا میرے بس میں نہیں ہے فرمایا تو پھر یہی دو حکم ہیں نہ تو پہلا کرتا ہے نہ دوسرا چل پھر تو بیٹھ جا بیٹھ گیا تھوڑی دیر گزری کہ ایک کھجوروں کا ٹوکرا حضور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا ارشاد فرمایا وہ کون ہے جو روزہ توڑ بیٹھا ہے وہ کھڑا ہو گیا فرمایا جاؤ اس کو مدینے شریف کے مسکینوں میں تقسیم کر آؤ اللہ معاف فرمائے گا بخش دے گا اس نے پھر ایک بات کر دی خدا کی قسم ان دو پہاڑوں کے درمیان مدینے میں مجھ سے زیادہ غریب آدمی مدینے میں کوئی نہیں ہے۔ آقا علیہ السلام اس پر اتنا مسکرائے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے یہ کیسا آدمی ہے جو نہ ساٹھ روزے رکھتا ہے نہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہے کھجوروں کو ٹوکرا دیا ہے وہ بھی کہتا ہے میں ہی کھانا چاہتا ہوں کہا ٹھیک ہے تو پھر لے جا اور خود کھا اپنی بیوی بچوں کو بھی کھلا اللہ تیرا روزہ معاف کر دے گا روزے پر اختیار (اللہ اکبر)

☆قرآن میں جو گواہی کا ذکر کیا گیا ہے

قرآن کا جز ہے کہ ایک مرد ایک گواہی رکھے گا اگر وہ عدالت میں حاضر ہوتا ہے تو ایک مرد کے برابر اس کی گواہی ہوگئی جبکہ دو عورتیں ملیں تو ایک گواہی ہوگی یہ قرآن کا حکم ہے۔

حضرت حضیفہؓ کے بارے میں حضور نے اس کو بھی بدل دیا کس طرح؟؟

ہوا یہ کہ آقا علیہ السلام کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا پسند آ گیا کوئی عربی اس کو بیچ رہا تھا فرمایا کہ اس کو بیچوں گے کہا ضرور بیچوں کا کہا قیمت کیا ہے قیمت طے ہوگئی فرمایا کہ ابھی میرے پاس رقم نہیں تو میرے پیچھے آؤ گھوڑا ابھی ساتھ لے آؤ میں تمہیں رقم ادا کر دوں گا آقا علیہ السلام آگے نکل گئے وہ پیچھے رہ گیا رش کی وجہ سے تو پیچھے لوگوں نے جب گھوڑا دیکھا تو بڑا خوبصورت تھا تو ان کیساتھ وہ معاملات طے کرنے لگے حضور نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ لوگوں کو بیچ رہا تھا آپ قریب چلے گئے آپ نے کہا یہ گھوڑا تو تم بیچ چکے ہو اس نے کہا جی نہیں کیونکہ ان لوگوں نے قیمت زیادہ لگا دی تھی تو اس نے کہا نہیں میں نے تو نہیں بیچا آپ کو آقا علیہ السلام نے فرمایا نہیں تو نے بیچا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تیرا میرے ساتھ معاملہ طے ہو چکا تھا اس نے کہا نہیں میں نے تو نہیں بیچا آپ نے فرمایا نہیں تم نے بیچا وہ کہنے لگے ٹھیک ہے اگر میں نے بیچا ہے تو گواہی دو کوئی گواہ لے کر آئیں جس نے دیکھا ہو اس کو پتہ تھا کوئی تھا ہی نہیں قریب ہی حضرت حضیفہؓ یہ معاملہ دیکھ رہے تھے قریب آ گئے انہوں نے کہا

خدا کی قسم! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حضور نے خریدا ہے۔ تو آپ حیرانی سے دیکھ کر فرماتے ہیں اے حضیفہ تو کیسے گواہی دے گا تو تو وہاں تھا ہی نہیں تو حضرت حضیفہ کا جملہ ایمان تازہ کر دے گا خدا کی قسم فرمایا

حضور ہم نے تو آپ کی گواہی پر اللہ پر یقین کر لیا آپ نے کہا اللہ ہے ہم مان گئے ہیں تو کیا ہم آپ پر گواہی نہیں دے سکتے ہیں ٹھیک ہے میں وہاں نہیں تھا لیکن میں اپنے نبی کی گواہی دیتا ہوں میرے نبی نے خریدا ہے اس بات پر آپ نے فرمایا کہ حضیفہ کی گواہی ایک نہیں دو مردوں کے برابر ہے اب جہاں حضیفہ گواہی دے گا وہاں دو گواہیاں ہوں گی اختیار قرآن کی آیت کو بدل دیا قرآن میں ایک گواہی ہے حضرت حضیفہ کی گواہی دو کے برابر ہے حضور نے فرمایا

☆اسی طرح قرآن پاک میں جب وضو کی آیت آتی ہے وہاں پر اللہ کا واضح ارشاد ہے کہ ہئ تم نے اپنے پاؤں کو دھونا ہے۔۔۔ کا لفظ ہے کہ تم نے با قاعدہ اپنے پاؤں دھونے ہیں پانی کیساتھ لیکن حضور علیہ السلام نے سردی میں موزے پہنے ہوئے تھے اور آپ نے انہی موزوں کیا و پر پانی پھیر کر اس آیت کو بھی بدل دیا کہ موزوں پر مسح کا بھی تصور ہے یہ قرآن میں موجود نہیں ہے حضور علیہ السلام نے اپنی مرضی سے ایسا کیا اور آپ کا یہ طریقہ آج بھی امت میں رائج ہے (سبحان اللہ) موزوں پر مسح کرنا حضور علیہ السلام نے خود ایجاد فرمایا حالانکہ پاؤں کو دھونے کا حکم ہے۔

☆اسی طرح مسواک کے حوالے سے بڑا خوبصورت فرمان ہے آقا ﷺ کا ارشاد فرمایا کہ

''اگر مجھے میری امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ہر نماز سے پہلے مسواک فرض کر دیتا اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور فرض کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا امت کی مشقت کے لیے مسواک کو فرض نہیں کیا''۔

آج اختیارات کی آخری حد تک جانے کی کوشش کریں گے حضور کی محبت کا ایسا رنگ سامنے کھلے گا۔ اسی طرح نماز تراویح آقا علیہ السلام نے ادا فرمائی رمضان میں صحابہ بڑے خوش ہوئے قرآن حضور آگے کھڑے ہو کر پڑھتے حضور پیچھے کھڑا ہو کر سنتے اگلے دن تعداد زیادہ ہوگئی حضور نے آ کر پڑھائی تیسرے دن اس سے زیادہ ہوگئی لیکن حضور نہیں آئے انتظار

کرتے رہے اندر سے حکم آ گیا کہ اجازت ہے چلے جاؤ چلے گئے چوتھے دن پھر صحابہ آ گئے حضور نے پھر پڑھا دی اپنی مرضی سے کبھی چھوڑا کبھی پڑھایا۔

ایک دن صحابہ نے اکٹھے ہو کر آقا علیہ السلام سے عرض کی کہا حضور کہ یہ نماز بہت خوبصورت ہے اگر آپ اجازت دیں تو روز پڑھا دیا کریں اور ہم روز آپ کے پیچھے پڑھ لیا کریں آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے اس کو روز پڑھ دیا تو یہ میری امت پر فرض ہو جائے گی تو میں اس کو فرض نہیں ہونے دینا چاہتا اسی لیے اس کو رمضان تک رکھا حضور علیہ السلام اگر چاہتے تو یہ نماز بھی فرض قرار دی جاتی لیکن حضور نے ایسا نہیں کیا۔

ایک بار تو حد ہو گئی

ایک صحابی رسول تھے ان کے والد ایمان لائے تو وہ حاضر ہو گئے ایمان لایا قرآن کو حضور سے پڑھا نماز سیکھی تو ایک دن کہنے لگے حضور میں بہت بوڑھا ہوں پانچ نمازیں ہیں میرے لیے بڑی مشکل ہو جاتی ہے عمر زیادہ تھی حضور میرے لیے کچھ حکم دیں ایسا کچھ حکم دیں کہ میرے لیے عمل کرنا آسان ہو جائے کچھ ایسا کر دیں کہ میرا عمل بہتر ہو جائے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

تو یوں کیا کر توں فجر اور مغرب پڑھا کر تین نمازیں معاف کر دی اسے فرمایا کوئی بات نہیں تم فجر اور مغرب پڑھا کرو۔(ترمذی شریف)

اپنی مرضی سے تو یہ پتہ چلا آقا علیہ السلام کے اختیارات کا معاملہ بہت بڑا ہے۔

ایک قبیلہ مسلمان ہوتا ہے حضور کی خدمت میں آئے بہت سارے لوگ آئے ایمان قبول کیا لیکن انہوں نے ایمان قبول کرنے سے پہلے ایک شرط لگا دی انہوں نے کہا ہم پوری طرح سے دیکھ کر آئے ہیں ہم نے آپ کے سارے معاملات پر پہلے ریسرچ کی ہے ہم نے دیکھ لیا ہے آپ لوگ کیا کیا کرتے ہیں تین چیزیں ہمیں پسند نہیں ہیں۔ اگر وہ آپ ہم پر نہیں کریں گے تو ہم کلمہ پڑھیں گے وہ تین چیزیں ہیں فرمایا وہ کون سی ہیں فرمایا

☆ایک زکوۃ ہے

☆دوسرا جہاد ہے(آپ نے جہاد پر بلایا نہیں جائیں گے ہم سے جہاد نہیں ہونا)

☆تیسرا نماز ہے

یہ تینوں چیزیں م سے نہیں ہونی کلمہ ضرور آپ کا پڑھنا چاہتے ہیں لیکن یہ تینوں چیزیں ہیں یہ چڑوا دیں تم نہ کروایسا جہاد اور زکوۃ کا وعدہ لے لو نماز پڑھ لیا کرو نماز پڑھ لو زکوۃ اور جہاد نہ کرو تو حضور نے اس قبیلے سے زکوۃ اور جہاد کو اٹھا لیا اختیار دیکھئے اختیار ملاحظہ کیجیے (اللہ)

اسی طرح جھوٹ جو ہے کبیرہ گناہوں میں سے ہے حضور کی احادیثوں میں بھی منع ہے جھوٹ بولنا بعض نے کبیرہ کہا بعض نے صیغرہ کہا زیادہ تر اس کو سخت ترین برائی میں شمار کرتے ہیں جھوٹ کو لیکن حضور علیہ السلام نے تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی اجازت دے دی فرمایا بول لو وہاں فرمایا حضور کہاں فرمایا

☆جہاد کے وقت

جنگ ہو رہی ہو جھوٹ بول لو دشمن کو زیر کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی حربہ استعمال کرنا ہے جنگ ہے جھوٹ کی اجازت ہے۔

☆میاں اور بیوی میں صلح کروانے کے لیے جھوٹ بول دو لوگوں کو ملانے کے لیے امن کے لیے لوگوں کے دلوں کو قریب کرنے کے لیے دو بھائیوں کو ملانے کے لیے اجازت دے دی فرمایا کہ

☆صلح کروانے کے لیے بھی جھوٹ بول دو

جس سچ سے قاتل و غارت اور فساد پیدا ہونے والا ہو وہاں بھی فرمایا جھوٹ بول کر فتنے اور فساد سے بچ جاؤ فساد نہ ہونے دو لڑائی نہ ہونے دو قاتل نہ ہونے دو خون نہ بہنے دو تمہیں پیدا ہے نہ تم سچ بول دو گے آپ اختیار دیکھئے کہ جھوٹ جیسا اعلی معاملہ ہے جھوٹ بولنا سخت منع تھا حضور نے وہاں بھی اپنا اختیار استعمال کیا۔

اسی طرح آقا علیہ السلام کے بارے میں ایک جملہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ آپ کا یہ خوبصورت جملہ حضور کے لیے ہے ظاہر ہے بہت قریب رہے حضور کے بہت پاس رہے دن رات پانچوں نمازیں حضور کیساتھ پڑھنی ہیں تنہائی میں بھی جنگ میں بھی بازار میں بھی گلی میں بھی حضور کیساتھ۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں اگر آپ کے سارے اس حسن کو آپ کی سیرت کی تمام خوبیوں کو ایک جملے میں بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ میرے نبی نے کبھی نہ نہیں کی کسی کو نہ کا لفظ نہیں بولا لا نہیں کہا نہیں نہیں کہا لا کبھی زبان پر نہیں آیا

ے ایک لفظ نہیں ہے جو ان کے لب پر نہیں ہے

کبھی کسی کو نہ نہیں کی بلکہ ایک شعر پھر آگے آپ بولا کرتے تھے آپ کہا کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے میرے نبی نے نہیں نہیں کہا لا نہیں کہا عربی میں لا ہوتا ہے نہ لا کہا یہ نہیں کہا اشھد لا اللہ میں جو لا ہے اشھد لا اللہ میں جو لا مجھے اللہ کی توحید کا ڈر نہ ہوتا تو حضور یہ لا بھی نہ بولتے اللہ کی توحید کو کہا کہ کوئی اس کے سوا معبود نہیں ہے۔

اس قدر حضور دینے والے حضور علیہ السلام تقسیم کرنے والے محبت کرنے والے اس قدر آپ کی بارگاہ سے رحمتیں لوگوں نے پائی ہیں جس کو جو چاہیے وہ حضور سے لیتا گیا حضور دیتے چلے گئے اتنا اختیار ہے۔

اختیارات عرض کر دیئے آپ کے سامنے عبادات کو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے **اسلام کے بنیادی ارکان ہیں نماز روزہ زکوۃ حج کو اسی طرح جھوٹ کے حوالے سے** باقی معاملات کے حوالے سے اب آیئے **جو حضور دینے کے حوالے سے جو اختیار رکھتے ہیں** دینے میں جو باقاعدہ مادی چیزیں ہوتی تھی ان میں ان کو دینے میں آپ کا اختیار ہے (اللہ)

☆ حضرت رابعہ آپ حضور کو وضو کروانے کی ڈیوٹی پر معمول تھی وضو کروایا کرتی تھی (سبحان اللہ) کیسی اعلی ڈیوٹی تھی تو حضرت ربیعہ ایک رات حضور کو وضو کروایا سردی تھی گرم پانی سے وضو کروایا آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے رابعہ کیا مانگتے ہو مانگ لو جو تیرا جی چاہتا ہے مانگ لو فرمایا حضور مجھے کیا چاہیے آپ سے آپکی حفاظت مل چکی ہے فرمایا مجھے خوشی ہوگئی جو چاہتے ہو مانگ لو فرمایا پھر دیں گے فرمایا ہاں میرا وعدہ ہے جو کہہ رہا ہوں پورا کروں گا تم مانگ لو فرمایا حضور چھوٹی چیز نہیں مانگو گا پھر بڑی شے مانگو گا فرمایا تم بڑی مانگ لو فرمایا جنت بھی چاہیے اور اس میں رفاقت بھی چاہیے آپ کیساتھ ہوں اور جنت میں ہوں کہا وعدہ ہو گیا اے رابعہ تو جنت میں میرے ساتھ ہوگا (اللہ) تو دینے میں کہا تک معاملہ ہے۔ کہ جنتوں کے وعدے کیے جا رہے ہیں اور زندگی میں ہی دس صحابہ اکرام کو جنت کی بشارت دے دی گئی ہے اور فرمایا کہ تو جنتی ہے عشرہ مبشرہ جن کو حضور علیہ السلام نے زندگی میں جنت کی ذمانت دی اللہ پھر حضور علیہ السلام نے خود فرمایا کہ اللہ نے جتنے خزانے پیدا کیے ہیں ان خزانوں کی چابیاں انہوں نے مجھے دی چابیاں میرے پاس ہیں تو جس کے پاس چابیاں ہوتی ہیں رابطہ اس سے کرنا چاہیے چابیوں والوں سے ملو تو خزانہ ملے گا فرمایا کہ میرے پاس اللہ کے خزانوں کی چابیاں ہیں اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں۔۔اللہ مجھے عطا فرماتا ہے میں تقسیم کرتا جاتا ہوں اللہ مجھے دیتا چلا جاتا ہے (اللہ)

آگے ایک اور احادیث میں یوں فرمایا

اگر میں چاہوں تو احد کا پہاڑ میرے ساتھ سونے کا بن کر چلے چلتا رہے جب میں چاہوں میرے ساتھ رہے اور جو جتنا چاہے مجھ سے لیتا چلا جائے میں اس کو دیتا چلا جاؤں گا تو یہ اختیار جو ہے اس قدر آگے تک چلا جاتا ہے ابھی تو شفاعت کے معاملات کھولنے ہیں (سبحان اللہ) قبر اور حشر کے معاملات کہاں تک آپ اس کو لے کر چلیں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کی اس بات پر آتا ہوں آپ تشریف رکھتے تھے فرماتے ہیں کہ میں کہی دنوں سے بھوکا تھا اور مدینے میں نئے نئے ہم آئے تھے ابھی کوئی خاص اس طرح سے فروانی نہیں تھی فرماتے ہیں میں مسجد نبوی کے باہر بیٹھ گیا کہ شائد کوئی میرے چہرے کو ہی دیکھ کر پہنچان جائے فرماتے ہیں کہ میرا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ خود کسی سے زبان سے میں کہوں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ گزرے میں نے سلام لی انہوں نے وعلیکم سلام کہا میں نے آگے بڑھ کر ان سے قرآن کی آیت ترجمہ و تشریح پوچھی کہ اس میں اللہ کیا فرما رہا ہے

میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں انہوں نے روک کر مجھے اس آیت کو بتایا سمجھایا یعنی وہ آپس میں ملتے تھے تو قرآن کی ترجمے اور تشریح پر ملتے تھے۔ قرآن کو پوچھا کرتے تھے اس آیت میں کیا ہے اس آیت میں کیا ہوتا ہے کیسی اعلی بات ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے سمجھا دیا اور آپ چلے گئے میں تھوڑا سا مایوس ہوا آج کا دن لگتا ہے آج بھی ایسے ہی گزرے گا تھوڑی دیر گزری حضرت عمرؓ آ گئے میں نے ان سے بھی سلام لی میں نے ان سے بھی قرآن کی آیت پوچھی فرماتے ہیں کہ انہوں نے بھی مجھے بڑے اچھے انداز میں سمجھایا وہ بھی چلے گئے اب میں اور تکلیف میں آ گیا کہ انہوں نے بھی میرا چہرہ نہیں دیکھا فرماتے ہیں اسی عالم میں دیکھتا ہوں اس کائنات کا دولہا تشریف لاتا ہے آقا علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں وہ خوش ہو گیا جا کر میں نے سلام ابھی کی ہے حضور نے وعلیکم السلام کہا اور فرمایا اے ابو ہریرہ کیا تمہیں بھوک لگی ہے کہا جی حضور فرمایا آ جاؤ پھر ایک صحابی نے بلایا ہے اس کی طرف چلے گئے فرمایا کہ میرے ساتھ آ جاؤ۔

☆ جب وہاں پہنچے تو اس نے پانی بھی پلایا اور ساتھ دودھ کا ایک پیالہ پیش کر دیا اب وہ دودھ کا پیالہ سامنے آیا آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یوں لگا اب ایک پیالہ ہے حضور علیہ السلام بھی موجود ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس کو میں پیوں فرمایا حضور کو ہی پلاؤں گا کہتے ہیں دل میں میں نے نیت کر لی لیکن آقا علیہ السلام نے مجھے فرمایا اے ابو ہریرہؓ اصحاب صوفہ کو بھی لے آؤ مسجد میں جاؤ صوفہ والے ان کو بھی اپنے ساتھ لے آؤ فرماتے ہیں میرا دل بجھ کر رہ گیا وہ تقریبا ستر کے قریب تھے اب وہ بھی آئیں گے خیر میں چلا گیا میں نے اعلان کیا وہ سارے صحابہ آ گئیا ور حضور علیہ السلام نے مجھے ہی حکم دیا کہ اے ابو ہریرہ اس کو دائیں طرف سے پلانا شروع کرو فرماتے ہیں کہ حضور نے مجھے جب پیالہ دیا تو لبالب بھرا ہوا تھا میں نے عرض کی حضور آپ پی لیں پہلے پھر جو ہے ان کو دے لیتے ہیں ہمارے لیے محترم ہیں فرمایا نہیں **لیڈر وہ ہوتا ہے رہنما وہ ہوتا ہے خادم وہ ہوتا ہے قوم کا جو قوم کی پہلے خدمت کرے پھر اس کی خدمت کی جائے کہتے ہیں** دائیں طرف سے پیالہ شروع ہوا دوسرے نے پیا تیسرے نے چوتھے نے پیا اور یوں وہ پیالہ ستر اصحاب پی گئے لیکن اس پیالے میں سے ایک گھونٹ بھی کم نہ ہوا پوری طرح لبالب بھرا رہا اب مجھے یقین آ گیا کہ آج میں معجزہ رسول دیکھ رہا ہوں جب میرے پاس آیا تو آقا علیہ السلام کو میں نے دیا آپ نے فرمایا نہیں ابو ہریرہ پہلے تم پیو فرمایا حضور پہلے آپ آپ نے فرمایا پہلے تم پیو میں نے پیا رج رج کر پیا لیکن جب پیالے کو دیکھتا تو اسی طرح بھرا ہوتا فرماتے ہیں میں نے حضور کو واپس فرماتے ہیں نہیں ابو ہریرہ ابھی اور پیو فرماتے ہیں میں نے پھر پیا یہاں تک کہ دودھ گلے تک آ گیا اور میں نے عرض کی حضور کہ اب ہمت نہیں کہ ایک بھی بوند لے سکوں جب یہ عرض کر کے حضور کو دیا تو آقا علیہ السلام نے اس کو لبوں کو لگایا اور پورا پیالہ نوش فرما گئے اس طرح حضور علیہ السلام اپنی نعمتیں بنٹا کرتے تھے۔

بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

یہ بالکل سچ ہے اعلی حضرت نے سہی لکھا جو جو حضور دنیا میں بنٹتے رہے وہی بانٹ رہا ہے آج دنیا میں (اللہ) یہ حضرت ابو ہریرہ کو آپ کے سامنے جود دینے کا معاملہ ہے۔

☆ اسی طرح ایک بار ایسا ہوا مدینے میں سخت قہد کی کیفیت پیدا ہوئی بارش روک گئی حضور مسجد نبوی شریف میں جمعے کی خطبہ دے رہے تھے کہ اسی عالم میں چند صحابی آئے انہوں نے کہا حضور کئی دن ہو گئے بارش نہیں ہو رہی جانور پیاسے انسان پیاسے ہم کریں تو کیا کریں کدھر جائیں تو حضور **آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ سے بارش کی دعا کیجیے صحابہ فرماتے ہیں** ابھی ہم نے عرض کی ہے حضور نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ سے بارش کی دعا کی اے اللہ بارش برسا فرمایا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضور کے ہاتھ ابھی واپس نیچے نہیں ہوئے تھے کہ مدینے کے اوپر کالی گھٹائیں پھیل گئی تھی پتہ نہیں کدھر سے بادل آئے آج تک علم نہیں ہو سکا کہ وہ بادل کہاں سے پیدا ہوئے حضور کے ہاتھ مبارک اٹھنے کی دیر تھی فرمایا کہ جب ہم مسجد سے جمعہ پڑھ کر نکلے کوئی گلی مدینے کی ایسی نہیں تھی جہاں جل تھل بارش نہ برسی ہو پورا مدینہ پانی سے بڑھ گیا پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی اگلے جمعے تک بارش ہوئی جب جمع آیا پھر لوگوں نے کہا حضور دعا کیجیے اب بارش کے بند ہونے کی دعا کر دیجیے فرمایا کہ آقا علیہ السلام نے یوں فرمایا پھر کہ اے اللہ مدینے پر بارش نہ ہو ار گرد ہوتی رہے وہ ہاتھ اٹھایا جہاں جہاں تک مدینے کی حدود تھی بادل ہٹ گیا اور مدینے کے اوپر سورج نکل آیا تو یہ چیزیں اختیار کو کہاں تک لے جاتی ہیں کہ بادل برسانا بارش کے معاملات یہ یہ تو اللہ کے اختیار ہیں یہ تو فرشتوں کے پاس ہیں یہ تو اللہ کسی کو نہیں دیتا فرمایا اللہ نے وہاں تک اس کی رسائی پہنچائی۔

☆ اسی طرح ایک بار حدیبیہ کے موقعے پر صحابہ حضور کی خدمت میں آئے کہا حضور ابھی نماز کے لیے پانی موجود نہیں ہے اور تقریباً پندرہ سو صحابہ ہیں تو پانی موجود نہیں فرمایا اچھا کسی برتن میں تھوڑا سا پانی ہو کہا جی حضور برتن میں تھوڑا سا ہے کہا لے آؤ وہ لے کر آیا گیا تو حضور علیہ السلام نے اپنی دس انگلیاں اس کے اندر ڈبو دی صحابہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا ان

دس انگلیوں سے پانی کے چشمے بہہ نکلے پانی نکل نکل کراس میں سے باہر آنے لگا اور ہم پندرہ سو کے قریب صحابہ نے اس سے وضو فرمایا اور حضور کے جسم اقدس کا پانی ہم نے استعمال کیا اور اس سے بہت سارے کلمات پھر بزرگوں نے پڑھے ہیں وہ پانی آبِ زم زم سے بھی افضل ہے کیونکہ وہ حضور کے جسم اقدس کو مسح کر کے آ رہا تھا۔

☆ آقا علیہ السلام مسجد نبوی میں ایک ستون کیساتھ آپ جمعہ کا خطبہ دے رہے ہوتے کھڑے ہو کر ستون کے ساتھ ٹیک لگاتے آج بھی آپ کبھی جائیں جب مدینہ شریف میں انشاءاللہ کہہ دیجیے اللہ مدینے میں جانے کی توفیق دے دیں تو آپ جب ریاض الجنہ میں جائیں گے وہاں استنے حنانا لکھا نظر آئے گا حنا کہتے ہیں رونے کو اور استنے کہتے ہیں ستون کو pillar کو تو استنےِ حنا نظر آئے گا یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں حضور علیہ السلام کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے وہی پر آج وہ ستون بنا ہے تو وہاں کھجور کر خشک تنا کسی صحابی نے رکھا ہوا تھا تو ٹیک لگا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے ایک صحابی جن کو لکڑی کا کام آتا تھا انہوں نے ایک بہترین ممبر بنوایا اور فرمایا

حضور آپ کھڑے رہتے ہیں کافی دیر اس پر بیٹھ جائیں اونچا ہو کر بیٹھیں گے تو اس میں نظر بھی آئیں گے ہمیں آپ تکلیف بھی نہیں ہوگی اور تسلی سے درس وغیرہ بھی ہو جائے گا وہ ممبر جب رکھا گیا تو حضور نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تشریف رکھے اور وہاں جا کر بیٹھ گئے جونہی آپ وہاں بیٹھے تو با قاعدہ یہ احادیث جو ہے جو میں عرض کر رہا ہوں اس کے تین سو سے زیادہ راوی ہیں تین سو سے زیادہ اس کو روایت کرنے والے صحابہ ہیں جو اس وقت وہاں موجود تھے اگر یہ احادیث جھوٹی ہیں تو پھر ہم کدھر جائیں گئے تین سو صحابہ نے وہ منظر دیکھا کہ حضور وہاں جب بیٹھ گئے آپ اس ممبر پر جب آپ بیٹھ گئے تو با قاعدہ رونے کی آواز سنی گئی سارے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ رو کون رہا ہے آواز آ رہی ہے کوئی نظر نہیں آ رہا تو غور کیا گیا تو اس ستون کے اندر سے رونے کی آواز آ رہی تھی قریب چلے گئے واقعی آواز اس میں سے آ رہی تھی حضور ممبر سے اترے آپ نے جا کر اس کو یوں پیار کیا جس طرح بچے کو پیار کرتی ہے اور بے جان تنا جس کے اندر کوئی جان نہیں کئی سالوں سے خشک کھجور بھی کوئی نہیں کئی سالوں سے پتے بھی کوئی نہیں جڑ بھی ٹوٹ چکی اس کے ساتھ جسم مصطفیٰ لگتا تھا تو زندہ ہوتا تھا وہ رونے لگا حضور سمجھ گئے جا کر اس کے ہاتھ چومے پھیرا نوزائیدہ بچے کی طرح اس کو پیار کیا محبت سے سینے سے لگایا وہ ہچکیاں لیتا لیتا لیتا لیتا چپ کر گیا آپ اٹھے اور پھر جا کر ممبر پر تشریف رکھے جونہی بیٹھتے پھر رونا شروع کر دیتا فرمایا کہ اے صحابہ اس کو چین نہیں آتا اس کو میرے ممبر کے نیچے دفن کر دو اس کو کھود کر ممبر کے نیچے دفن کر دیا آج اس جگہ پر استنے حنا کھڑا ہے اللہ توفیق دے جانے کی جس کے ساتھ مسح ہونے سے بے جان تنا بھی جاندار ہو جاتا ہے بلکہ جاندار کیا ہوتا ہے محبت والا ہو جاتا ہے عشق والا ہو جاتا ہے محبت والا ہو جاتا ہے محبت اور پیار اس میں بڑھ جاتا ہے تو وہ جاندار میں کیسا پیار پیدا ہوتا ہوگا تو **یہ بھی آقا علیہ السلام کے اختیار کا ایک بہت بڑا معاملہ ہے۔**

☆ اسی طرح ایک بار ایسا ہوا حضور تشریف رکھتے ہیں احد کے پہاڑ پر تشریف لے گئے ساتھ آپ کے حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں حضرت عمر ہیں حضرت ابوبکر ہیں اور حضرت عثمان غنیؓ ہیں یہ تین لوگ تھے ساتھ جونہی آپ پہنچے وہاں تو احد کا پہاڑ محبت سے جھوم اٹھا ہلنے لگا زلزلے کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تو پہاڑوں پر کتنا اختیار ہے فوراً فرمایا کہ اے ہبل تجھ پر پہ ایک نبی ایک شہید اور دو صدیق کھڑے ہیں ایک نبی ایک شہید اور دو صدیق کھڑے ہیں خبردار تجھے ہلنے کی اجازت نہیں ہے اسی وقت احد ٹھہر گیا اور آج تک کبھی احد پر زلزلہ نہیں آیا پہاڑوں پر اختیار پانیوں پر اختیار اور آج تک کبھی احد پر زلزلہ نہیں آیا پہاڑوں پر بھی اختیار پانیوں پر اختیار ہواؤں پر بادلوں پر اختیار قرآن کی آیتوں پر اختیار کہاں کہاں میں اختیار کی باتیں کروں جہاں جہاں میں حضور کے اختیار کو میں لے جاؤں (اللہ اکبر)

☆ پھر اسی طرح حضور تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ جس پر بیٹھے ہوئے تھے وہ تھوڑا سا بدکا آپ اتر آئے تو ارگرد دیکھا تو دو قبریں نظر آئیں اور آپ قریب چلے گئے پوچھا یہ کن کی ہیں صحابہ نے بتایا فلاں فلاں کی ہیں تو حضور نے فرمایا یہاں کوئی درخت ہے تو اس کی ٹہنیاں توڑ کے لاؤ سبز ٹہنیاں تو وہ توڑ کر لائی گئیں تو آقا ﷺ نے دونوں ان قبروں پر گھاڑ دی صحابہ نے پوچھا حضور یہ کیا آپ نے یہ کیا عمل کیا ہے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا ابھی میں نے ان دونوں پر جو سبز ٹہنیاں رکھی ہیں جتنی دیر تک یہ سبز رہے گی یہ اللہ کی تسبیح پڑھتی رہیں گی اور قبر والوں کو عذاب نہیں ہوگا اختیار دیکھیے اندر قبر کا عذاب بھی جانتے ہیں کیا ہو رہا ہے اور کس کو ہو رہا ہے یہ بھی بتا دیا (سبحان اللہ)

فرمایا سنو ہو کیوں رہا ہے یہ پیشاب میں احتیاط نہیں کرتے تھے پیشاب کرتے ہوئے احتیاط نہیں کرتے تھے تو چھینٹے پڑھتے تھے تو اس وجہ سے عذاب ہو رہا ہے نہ صرف یہ پتہ کہ عذاب کیوں ہو رہا ہے یہ بھی جانتے ہیں کہ کس وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ اللہ

☆ اسی طرح کس قدر اختیار حاصل ہے منع کیا گیا ہے مردوں کو کہ وہ سونا نہیں پہن سکتا سونا مرد کے لیے حلال نہیں ہے اور حضورﷺ نے خود منع کیا ہے اس کو مرد کو پہنا منع کر دیا گیا ہے مرد کے لیے ریشم اور سونا دونوں منع کر دیئے ہیں یہ تمہارے لیے حلال نہیں جنت میں جنتیوں کے لباس اور جنتی پہنے گئے دنیا میں ریشم اور سونا حلال نہیں ہے لیکن جب ہجرت ہو رہی تھی (سبحان اللہ) مدینے کی طرف جا رہے تھے۔۔۔خالی قدم اور ہاتھ میں کوئی شے نہیں ابو بکر ساتھ ہیں اور اس حالت میں آپ تشریف لے جا رہے ہیں تو پیچھے جو ہے ایک شخص آ جاتا ہے اور وہ آ کر آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے پاؤں زمین میں گھوڑے کے دھنس جاتے ہیں وہ آقا علیہ السلام کا یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے معاف فرمایئے میں مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں مجھے علم ہو گیا ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں مجھے معاف کیجیے اور فرمایا تھا کہ اے شخص کیسا خوش نصیب ہے تو کہ ترے ہاتھوں میں ایران کے بادشاہ کے کنگھن پہنائے جائیں گے ایک وقت آئے گا کہ ایران کے بادشاہ کے کنگھن تو پہنے گا خود مدینے جا رہے ہیں ہاتھ میں کوئی شے نہیں ہے کچھ بھی نہیں لیکن ایران فتح ہونے کی بات مدینے جاتے ہوئے ہی جا کر رہے ہیں ایران فتح ہوگا حضرت عمرؓ کے دور میں ایران فتح ہوگا کیسرا کے کنگھن لائے گئے اور حضرت عمرؓ نے بولا کر فرمایا سونا حلال نہیں ہے لیکن میرے نبی نے اس کو حلال قرار دیا آ تجھے سونے کے کنگھن پہناؤں بدل دیا (اللہ)

اسی طرح ریشم کے لیے دو صحابہ تھے ان کو ان کے جسم پر کوئی بیماری تھی اس بیماری کو دیکھتے ہوئے حضور نے دونوں کو ریشم حلال کر دی تمہاری جسم پر جو بیماری ہے وہ ریشمی کپڑا پہننے سے تکلیف نہیں ہوتی دوسرا کپڑا پہنتے ہوئے ہوتی ہے تمہارے لیے اجازت ہے تم پہن سکتے ہو اجازت دے دی (سبحان اللہ)

☆ **مچھلی کے لیے حضورﷺ کا حکم بہت خوبصورت ہے** کیونکہ حضور کی کثیر امت دریاؤں کے کنارے آنے والی تھی سمندروں کے کنارے رہنے والی تھی اور بیشمار لوگ مچھلی کا شکار کر کے اپنے بزنس کرنے والے تھے مچھلی ایسی چیز ہے جس کو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں نکالا جاتا ہے سمندروں سے بہت بڑی تعداد مچھلیوں کی روح کی غذا انسان کے لیے بڑی اہم ہے حالانکہ ذبح کرنے کی قرآن نے شرط لگائی ہے کہ جو ذبح ہو اس پر اللہ کا نام لیا جائے چھری پھیرتے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر کان سے یا دل سے کہنا یہ اسے حلال کرے گا چاہے کوئی بھی حلال جانور ہے اس کو ذبح کرتے ہوئے یہ کلمات دل سے یا زبان سے نہیں بولے تو وہ حرام رہ جائے گا اس کو کھانا منع ہوگا لیکن آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سنو سنو سنو میری امتیوں مچھلی کے لیے میں یہ شرط ختم کر دیتا ہوں مچھلی کیساتھ ایسا نہیں کرنا مچھلی کو بسم اللہ یا اللہ اکبر کی شرط کیساتھ نہیں اس کو یونہی حلال اقرار دیا کہا حضور قرآن یہ کہا نہیں جب میں کہہ رہا ہوں اللہ نے فرمایا جو میں دے رہا ہوں لے لو اور جس سے منع کر رہا ہوں منع ہو جاؤ جب دے رہا ہوں تو لے لو مچھلی کو اس میں سے باہر نکالو اور یوں کروڑوں عربوں لوگوں کا بزنس ان کی غذا ہر مچھلی پر بسم اللہ اللہ اکبر کہنا پڑھ جاتا تو پوری امت کس قدر تکلیف میں چلی جاتی حضور نے اپنے اختیار سے اس کو ثابت فرمایا۔

حضور علیہ السلام کی بیماری کی حالت آئی آپ نے۔۔۔خون مبارک نکلا صحابیہ کو دیا جاؤ جا کر گرا آؤ وہ گئیں اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ کہاں رکھوں کدھر رکھوں حضور کا خون اونچا رکھوں گر نہ جائے درخت پر رکھوں کوئی لے نہ جائے کیا کروں سوچ سوچ کر لبوں **سے برتن لگایا اور سارا خون پی گئی حضورﷺ کا خون مبارک پیٹ میں اتر گیا** اندر آئی آقا علیہ السلام نے فرمایا گرا دیا کہا جی حضور کہا کہاں گرا دیا بتاؤ کہاں گرایا کہا حضور آپ سے کیا چھپا ہے میری ہمت نہیں ہوئی میں نے پی لیا ہے اب قرآن کی نس موجود ہے کہ خون احرام ہے خون احرام ہے خون احرام ہے کسی صورت بھی نہیں پیا جا سکتا ہے کسی جانور کسی انسان کسی کا خون نہیں پیا جا سکتا ہے منع ہے فرمایا تو نے میرا خون پیا فرمایا جی حضور فرمایا توں دوزخ کی آگ سے آزاد ہو گئی تیری نسلیں دوزخ کی آگ سے آزاد ہو گئی اختیار اس حد تک اللہ نے عطا فرمایا۔

حضرت علیؓ مسجد بڑی پاک جگہ ہے اور مسجد کے اندر جانے کی شرط ہے کہ مسجد سے جو بھی کوئی گزرے یا مسجد کے اندر آئے تو وہ حالت وضو میں ہو کیونکہ وہ اللہ کا گھر ہے ناپاک انسان تو کسی صورت نہیں جا سکتا جو ناپاک ہے جنابت کی حالت میں ہے جس کے اوپر گندگی ہے وہ نہیں جا سکتا مسجد میں لیکن **فرمایا حضرت علی کے لیے یہ اجازت ہے کہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی آ سکتا ہے** حضرت علیؓ کو اجازت دے دی اپنے اختیار سے حالانکہ مسجد کے اندر جنابت والا کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا ہے حضرت علیؓ کو دے دی مسجد کے ان اندر کئی دروازے کھولتے تھے حضرت علیؓ کا بھی تھا دیگر دروازے بھی تھے سارے بند کروا دیئے اور فرمایا بس ابو بکر کا دروازہ رہنے دو حضرت ابر بکرؓ کا دروازہ مسجد نبوی کے اندر کھلتا حضور نے اس کی اجازت دے دی۔اللہ

میں کہاں کہاں سے حضور کی محبت کے یہ کلمات اٹھاؤں میری زبان تھک جائے گی آپ سن سن کر تھک جائیں گے حضور کی محبت کے الفاظ ختم نہیں ہو سکتے اس قدر اختیار دیا

ہے اس قدر اعلی درجوں پر پہنچا دیا گیا کہ اگر حضور بات کر دیں تو کسی کا اختیار نہیں ہے کہ اس میں عمل دخل اختیار کرے جب اتنا اعلی ہمارا رسول ہے تو پھر کیوں ہم زندگی میں پریشان پھیرتے ہیں اب میں آتا ہوں اصل بات پر یہ تو میں نے سبق دے دیا اس آیت کو کھول دیا میں نے آپ نے سامنے اس قدر جس کو اتنی اعلی بلندیوں پر بیٹھایا گیا اس کے امتی دو روٹیوں کے لیے ترسیں اس کے امتی گناہ کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہوں اس کے امتی زندگی کے چند دنوں کو سوار نہ سکیں تو افسوس تم پر ہے تمہیں حضور کی شان کریمہ سے حصہ نہ ملا ورنہ اس قدر برکتیں بانٹ رہا ہے یہ جو ساری باتیں کی ہے وہ حضور کی زندگی سے ہیں چودہ سو چالیس سال پہلے ہجرت کی تھی آپ چودہ سو چالیس ہجر یچودہ سو چالیس سال پہلے ہجرت کی تھی اتنے سال ہو گئے آقا علیہ السلام کو دنیا میں آئے ہوئے چودہ سو چالیس ہجری ہے ترپین سال اور چالیس 93 چودہ سو ترانویں سال میں حضور دنیا میں آئے ہوئے ہیں اور قرآن میں اللہ کہتا ہے۔۔۔اے **نبی تیری آنے والی ہر گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے** یہ جو آج میں نے اختیار رکھیں ہیں ان سے آج زیادہ حضور اختیار والے ہیں قرآن کہہ رہا ہے کہ آپ کی ہر آنے والی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے آج حضور کا اختیار کہاں تک جا چکا ہوگا کہاں تک حضور برکتیں تقسیم کرتے ہوں گے ابھی میں کل بیٹھا ہوا تھا ساتھی پوچھ رہے تھے عمرہ کے بیان کر دیں کچھ آداب میں نے عرض کی آپ مدینے جائیں اور بغیر زیارت کے وہاں سے آجائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ ایسے رسول کو ایسے برکت والے کو ملنے جا رہے ہیں جو اس کائنات کی جان ہیں جو اس کائنات میں ہے تو کائنات چل رہی ہے وہ سارا کچھ اختیار رکھتا ہے اور چودہ سو ترانویں سال پہلے یہ اختیار رکھتا تھا۔آج کہاں تک رکھتا ہوگا ہر آنے والی گھڑی تیری پچھلی گھڑی سے بہتر ہے سورۃ والضحی میں حد کر دی اللہ نے اس آیت کو اتار کر ساری غلط فہمی نکال دی اچھا جی یہ تو زندگی میں تھے نہ یہ تو اس وقت جب موجود تھے آج تو نہیں ہیں ہئی توں قرآن پڑھ تو سہی قرآن کہہ رہا ہے تیری ہر آنے والی گھڑی پچھلی سے بہتر ہوگی اس وقت تو حیات تھا اے نبی ہم نے تیری طاقتیں یوں کھول کر بیان کر دی اب تو توں چودہ سو ترانویں سالوں سے ہمارے پاس آیا ہوا ہے کتنی برکتیں حضور کو آج دی گئی اللہ یہ تو ہے ایک زاویہ اور اس کے بعد ہم کتنے ثواب حضور تک پہنچاتے ہیں لاکھوں لوگ روزانہ نماز پڑھتے ہیں لاکھوں کرڑوں درود پڑھے جاتے ہیں ستر ہزار فرشتے صبح آتے ہیں ستر ہزار شام آتے ہیں درود پڑھنے کے لیے عربوں لوگ آپ پر کتنے نیکیوں کے امبار نچھاوڑ کر رہے ہیں ان سے جو حضور کے درجے بلند ہو رہے ہیں ان سے جو حضور کی کرم نوازیاں بلند ہو رہی ہیں وہ ایک الگ چیپٹر ہے ہائیتم نے کیا دیکھا حضور میں سے دیکھا تو یہ دیکھا سایہ نہیں تھا جی دیوار کے پیچھے پتہ نہیں علم غیب ہے یا نہیں یہ کدھر چلا گیا توں دیکھ تو سہی کیسے اختیار دیئے گئے اور کوئی ایک بات بھی احادیث سے قرآن سے ظاہر نہیں کوئی ادھر اُدھر سے پکڑی ہوئی گفتگو نہیں ہے یہ ساری سیرت میں چمکتے ہوئے سورج کی طرح موجود ہیں آج بھی کھولوں تمہیں نظر آئیں گی لحاظہ

مجدد پاک نے فرمایا

''اے اللہ میں تجھے اس لیے مانتا ہوں کیونکہ تو محمد ﷺ کا رب ہے''

عقیدہ تو یہ ہے کہ میں تجھے اس لیے مانتا ہوں تو محمد ﷺ کا رب ہے (اللہ) حد ہو گئی اس قدر بزرگوں نے اور پھر فرمایا صرف عبادت حضور کی نہیں باقی سارے درجے حضور ہی ہیں ساری رحمتیں حضور ہی ہیں جو اس کو بھی نہیں پا سکا اور وہ حضور کی سیرت کو نہیں اپنا تا ڈرتا ہے آقا ﷺ کی سنتوں کو نہیں اپنا تا ڈرتا ہے حضور کے معاملات کو کرنے سے لوگ مولوی کہیں گے لوگ فلاں کہیں گے آقا کی سنت کو چھوڑ و یار دیکھوں زمانہ کتنا ماڈرن ہو گیا دیکھوں ہم کہا پہنچ گئے تم کیا یہ پرانی باتیں نہیں!!!!

زمانہ کتنا بھی پرانا ہو جائے یا نیا ہو جائے عشق پرانا ہی ہونا چاہیے عشق چودہ سو توانوے سال پرانا ہی ہونا چاہیے زمانہ نیا ہوتا چلا جائے گا تمہاری مرضی ہے لحاظہ ڈرو نہیں چاکو نہیں حضور کے دامن میں آؤ ساری محبتیں لیے کرم لیے ہوئے بیٹھیں ہیں۔

علامہ سمجھ گئے تھے

ہو نہ یہ پھول بلبل کا ترنم بھی نہ ہو ہو نہ یہ ساقی تو میں بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو

بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

فرمایا یہ تو جہاں جانِ کائنات ہیں اس قدر اختیار دیئے گئے ہیں آؤ تم بھی زرہ رخ تو کرو حضور کی طرف اور پھر ان کی جلوہ سامانیاں دیکھو پھر ان کی محبتیں دیکھوں اور جب بھی تمہیں زندگی میں کسی جگہ تکلیف آئے پریشانی آئے دکھ آئے پیچھے ہٹنا تمہیں نظر آئے سمجھ لو کہ تم نبی سے دور ہو تم نبی سے دور ہو ورنہ ایسے ہو نہیں سکتا یہ ممکن نہیں اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ نبی سے جوڑ لو اللہ تمہیں لیے عزتوں کے مینار کھڑے کردے گا دوبارہ رحمتوں کے مینار کھڑے کردے گا اور فرمایا کہ تم عزت چاہتے ہو نبی کی تعریف شروع کردو جس جگہ تم رہو گے اس کی تعریف کرتے جاؤ ان لوگوں کے دلو میں اللہ تمہاری عزت پیدا کردے گا لوگ تم سے پیار کریں گے اس لیے کہ تم نبی کی تعریف کرتے ہو نبی کی عزت نبی کی محبت کی بات کرتے ہو۔

یہ ہمارے عقیدوں میں پوست ہو جائے ساری چیزیں اور اس پر کسی سے کوئی گفتگو نہ کی جائے کسی سے کوئی دلیل نہ مانگی جائے کوئی ثابت کرو نہ کرو نہ پوچھا جائے یہ چیزیں ثابت نہیں ہوتی مانی جاتی ہیں اور ان کو دل میں اتارا جاتا ہے۔

اللہ مجھے اور آپ کو سچا عاشق رسول عطا فرمائے آمین